## سُوْرَةُ النَّصْرِ

سورۂ نصر مدنی ہے اور اس میں تین آیتیں ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ①

١. جب اللہ کی مدد اور فتح آجائے۔

وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ②

٢. اور تو لوگوں کو اللہ کے دین میں جوق در جوق آتا دیکھ لے۔[1]

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ③

٣. تو اپنے رب کی تسبیح کرنے لگ حمد کے ساتھ اور اس سے مغفرت کی دعا مانگ، بیشک وہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا ہے۔[2]

---

☆. نزول کے اعتبار سے یہ آخری سورت ہے۔ (صحيح مسلم، كتاب التفسير) جس وقت یہ سورت نازل ہوئی تو بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سمجھ گئے کہ اب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری وقت آگیا ہے، اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسبیح و تحمید اور استغفار کا حکم دیا گیا ہے جیسے حضرت ابن عباس اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا واقعہ صحیح بخاری میں ہے۔ (تفسير سورة النصر)

١. اللہ کی مدد کا مطلب، اسلام اور مسلمانوں کا کفر اور کافروں پر غلبہ ہے، اور فتح سے مراد فتح مکہ ہے، جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مولد و مسکن تھا، لیکن کافروں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو وہاں سے ہجرت کرنے پر مجبور کردیا تھا، چنانچہ جب ۸ ہجری میں یہ مکہ فتح ہوگیا تو لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے شروع ہوگئے، جب کہ اس سے قبل ایک ایک دو دو فرد مسلمان ہوتے تھے۔ فتح مکہ سے لوگوں پر یہ بات بالکل واضح ہوگئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے پیغمبر ہیں اور دین اسلام دین حق ہے، جس کے بغیر اب نجات اخروی ممکن نہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب ایسا ہو تو۔

٢. یعنی یہ سمجھ لے کہ تبلیغ رسالت اور احقاق حق کا فرض -جو تیرے ذمے تھا- پورا ہوگیا اور اب تیرا دنیا سے کوچ کرنے کا مرحلہ قریب آگیا ہے، اس لیے حمد و تسبیح الٰہی اور استغفار کا خوب اہتمام کر۔ اس سے معلوم ہوا کہ زندگی کے آخری ایام میں ان چیزوں کا اہتمام کثرت سے کرنا چاہیے۔